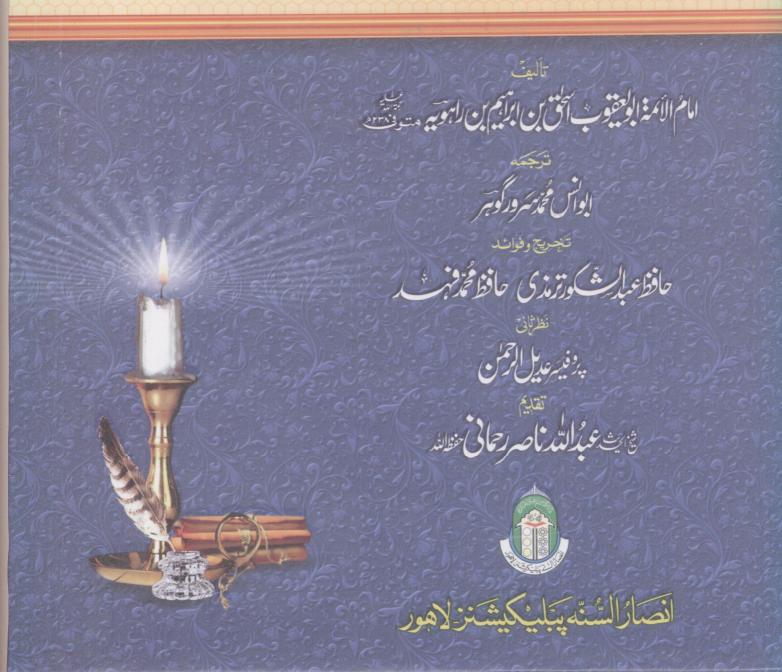
www.KitaboSunnat.com

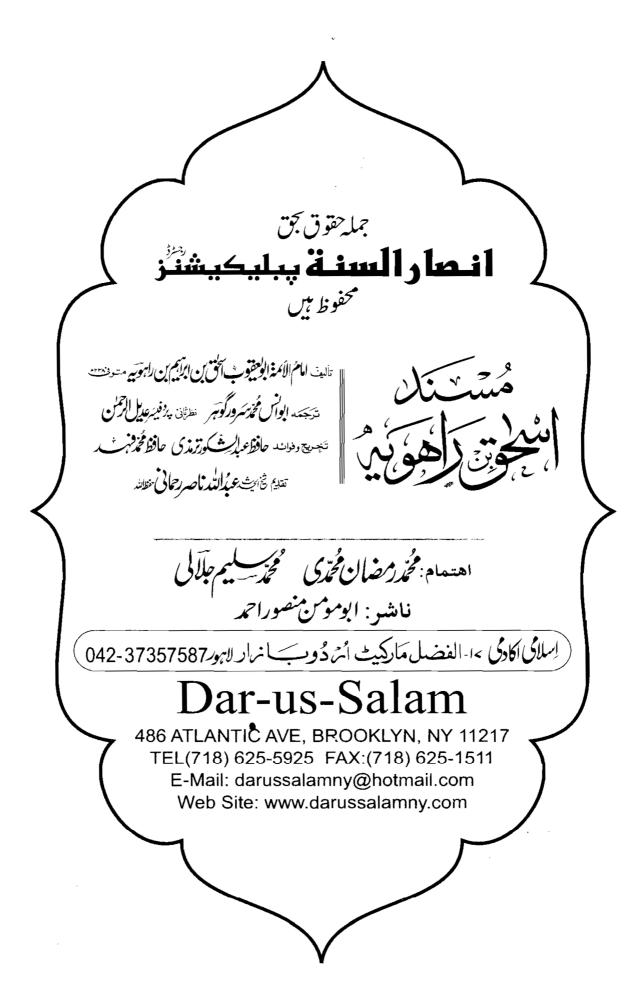


مسکنان مسکنان اسماری مرازی



بيني إلى التحز الرقيم مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ آطَاعَ اللهَ السِّاء امامُ الأمنة الوقعة وبالخن بن الرايم بن رابه وبير متوفيق الوال مُحَدِّر سَرور كُوسَ حافظء إليت وزرمذي حافظ فخرفنهث يروفيئرعد بإلارتمل يَبَلَيْكُيشَنز لاهور

اسلامی اکادمی ۱۰- الفضل مَارکیٹ اُئی دُوسَبَ انہار لاہور 042-37357587



٢٦٠ سنداسحاق بن رابوير وخود في وخود في المحال بن رابوير علم كابيان

وَذَلُول، فَهَيْهَاتَ. 10

وقت ایبا تھا کہ سیّدنا ابن عباس والتّی فرماتے ہیں: ہم س کر قبول کر لیتے کہ بیرحدیث رسول ہے اور سیّد نا عبداللّٰہ بن عباس ڈاٹنیما نبی معظم مُٹاٹیزیم کی زندگی میں حیصو ٹے تھے بعد میں صحابہ کرام سے احادیث سن کر کثیر الروایت بن گئے۔لیکن فرماتے ہیں: جب سے لوگوں نے غلط روایات بیان کرنی شروع کردیں ہم نے روایات کو سننا ہی جھوڑ دیا۔ مسلم شریف کے الفاظ ہیں: ((لَہْ نَانْحُدْ مِنَ النَّاسِ إلَّا مَا نَعْرِفُ .)) (مسلم مقدمه) ''ہم لوگوں نے سننا حیور دیا مگر جس حدیث کوہم پیجانتے ہیں۔''

٨٨٣/١٨] --- أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْم، عَنْ مُجَاهِدٍ

عَن ابْن عَبَّاس قَالَ: أَحْسِبُهُ رَفَعَهُ ، قَالَ: سيدنا ابن عباس بِي الله مرفوع بيان كرتے بين، آپ الله الله فرمایا: '' دوحریص ہیں، ان دونوں میں ہے کسی ایک کی حرص ختم نہیں ہوتی: طلب علم میں حرص رکھنے والا ، اس کی حرص ختم نہیں ہوتی ،طلب مال میں حرص رکھنے والا اس کی حرص بھی ختم

مَنْهُوْمَان، لَا يَقْضِيْ أَحَدُهُمَا هَمَّتَهُ، مَنْهُوْمٌ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، لا يَقْضِي نَهْمَتُهُ، وَمَنْهُوْمٌ فِي طَلَبِ الْمَالِ لَا

: ندکورہ حدیث ہے معلوم ہوا طالب علم اور طالب دنیا ان دونوں کی حرص ختم نہیں ہوتی ، کیکن ان دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ کیونکہ علم کا طالب اللہ کی رضامندی کے لیے آ گے بڑھتا ہے اور دنیا کا لا کچی سرکشی اور خود ببندی میں آ کے بڑھتا ہے۔سیدنا عبداللہ بن مسعود ڈلاٹڈ سے مروی ہے کہ دوشم کے لوگ بھی سیرنہیں ہوتے: ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب د نیا۔اور نہ ہی وہ درجہ میں برابر ہو سکتے ہیں ، کیونکہ صاحب علم رب رحمٰن کو راضی کرنے ۔ میں بہت آ گے ہوتا ہے اور صاحب دنیا سرکشی میں بہت آ گے نکلا ہوتا ہے۔ پھرانہوں نے قرآنِ مجید کی درج ذیل آیات تلاوت کیں۔ ﴿ کَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَى ٥ أَنْ رَّاهُ اسْتَغْنَى ٥ ﴾ (العلق: ٧٠٦) '' ہرگزنہیں بے شک آ دمی سرکش بن جاتا ہے جب دیکھا ہے کہ وہ دولت مند ہوگیا۔''

راوی کہتے ہیں اور مزید یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّهَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَوُّو ﴾ (الفاطر: ٢٨) ''الله سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جوعلم رکھتے ہیں۔'' (سنن دارمی، رقم: ٣٣٢)

① مسلم، المقدمة، باب النهى عن الرواية عن الضعفاء الخ، رقم: ٧ سنن ابن ماجه، رقم: ٢٧ ـ مستدرك حاكم: ۱/ ۱۹۶ ـ سنن دارمي ، رقم: ۲۷ .

② سنن دارمي، رقم: ٣٣٤ قال حسين سليم اسد: اسناده صحيح إلى الحسن البصرى صحيح الجامع الصغير، رقم: ٢٦٢٤ مستدرك حاكم: ١/ ١٦٩ .